

مولانا سید حبیب اللہ شاہ حقانی

(07)

فضلائے حقانیہ کی تالیفی اور تصنیفی خدمات

مولانا سید حبیب اللہ شاہ حقانی، فضلاء حقانیہ کے علمی، ادبی، تحریری، تصنیفی اور تالیفی خدمات پر اہم کر رہے ہیں۔۔۔ علم و ادب، تحریر اور تصنیف و تالیف سے شغف رکھنے والے تمام فضلاء حقانیہ سے درخواست ہے کہ اپنا مختصر تعارف، خدمات اور تصنیفات و تالیفات کا تعارف مولانا موصوف کے نام بھیجیں تاکہ وہ اس عظیم تاریخی کام کو بہ سہولت آگے بڑھا سکیں۔

رابطہ ایڈریس: مولانا سید حبیب اللہ شاہ حقانی، رُکن القاسم اکیڈمی، جامعہ ابو ہریرہ خالق آباد، نوشہرہ ---- (ادارہ)

حضرت مولانا فیض الرحمن حقانی

آپ یکم فروری ۱۹۷۳ء کو جناب خدر خان صاحب کے گھر دہک مندرہ خیل ضلع لکی مروت میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں کے مشہور عالم دین حضرت مولانا نور کمال فاضل دیوبند سے حاصل کی۔ درس نظامی درجہ سادہ تک لکی مروت کے معروف دینی درسگاہ دارالعلوم اسلامیہ میں پڑھیں، تکمیل کیلئے پاکستان صوبہ سرحد کے بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک تشریف لائے اور ۱۴۱۵ھ میں سند فراغت حاصل کی۔

فراغت کے فوراً بعد دارالعلوم لکی مروت سے تدریسی زندگی کا آغاز کیا اور دو سال تک وہاں پڑھاتے رہے اس کے بعد جامعہ دارالعلوم وانا وزیرستان میں پانچ سال گزارے۔ مولانا کو اللہ تعالیٰ نے پڑھانے اور سمجھانے کا عجیب و غریب ملکہ عطا فرمایا ہے، مشکل سے مشکل مسئلہ نہایت آسان پیرایہ میں حل فرماتے ہیں یہی وجہ ہے کہ آپ کو ۱۴۳۲ھ میں مادر علمی جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک بلا یا گیا اور مقولات کی کتابیں آپ کے سپرد کی گئی جو کہ تاحال جاری ہے اور سینکڑوں تشککان علم آپ سے استفادہ کرتے ہیں۔ خارجی اوقات (فجر کے بعد، عصر کے بعد) آپ حجۃ اللہ البالغہ اور قاریات کی کتابیں بھی پڑھاتے ہیں جس میں دورہ حدیث و تخصص کے طلباء بھی شریک ہو کر مستفید ہوتے ہیں اکثر طلباء نے آپ کے درسی افادات کو جمع بھی کیا ہے۔ مگر مولانا کا اپنا ذوق بھی تصنیف و تالیف کی طرف مائل تھا اس لئے از خود کئی مشکل کتابوں کی شروحات لکھیں۔ جو ج مقبول عام و خاص ہو رہی ہیں۔

جلالہ الفراسہ شرح دیوان الحماسہ، دیوان الحماسہ عربی ادب کی معروف کتاب ہے جو کاف کی عمر سے داخل نصاب

ہے اسکے مختلف شروحات بھی لکھے گئے ہیں مگر مولانا مدظلہ کے شرح چند خصوصیات کی بناء پر دیگر شروحات سے ممتاز ہے۔

(۱) شعر اور اس کے اسی اجزاء سرخ رنگ میں ہیں اور باقی تشریح سیاہ رنگ میں ہے (۲) ہر شعر پر مکمل اعراب لگائے گئے ہیں اور عام عروض کے قواعد و قوانین کے مطابق لکھا گیا ہے (۳) ہر شعر کے تمام الفاظ کی لغوی، نحوی، صرفی تحقیق و تشریح انتہائی فصیح و بلیغ اور سلیس عربی میں کی ہے۔ (ہر شعر کا حاصل معنی عربی بیان کر کے شعر کے مخفی پہلوؤں کو روز روشن کی طرح واضح اور مبرمن کیا ہے (۵) شاعر کی غرض اور مختصر تعارف عربی اور اردو دونوں زبانوں میں بیان کیا ہے۔

(۶) جہاں بھی کسی شعر میں ضرب المثل یا واقعہ کی طرف اشارہ ہو وہ تفصیلاً بیان کیا ہے (۷) شرح میں موجود مشکل الفاظ اور صیغوں پر اعراب لگایا گیا ہے اور ابواب کی خصوصیت کی رعایت کی گئی ہے تاکہ عبارت پڑھنے اور معنی سمجھنے میں دقت نہ ہو (۸) مکمل اشعار کا ترجمہ اردو میں حاشیہ پر لکھا گیا ہے اور ترجمہ کرتے وقت شعر کی ترکیبی حیثیت کا لحاظ رکھا گیا ہے۔ (۹) مکمل کتاب اول سے لیکر آخر تک ایک ہی نسخ اور انداز پر ہے ایسا نہیں کہ پہلے زیادہ تشریح کی ہو اور بعد میں صرف ترجمہ پر اکتفا کیا گیا ہو (۱۰) عربی عبارت میں املاء اور ترقیم کے اصول و ضوابط کا لحاظ کیا گیا ہے نیز اس شرح کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ یہ بطور نسخہ کتاب بھی استعمال ہو سکتا ہے جو کہ معلمین و محصلین کیلئے فوائد کا گنجیہ ہے۔

اس شرح پر رسائل و جرائد نے اعلیٰ اعلیٰ تبصرے بھی کی ہیں جن میں سے چند از نمونے مذکور تین ہیں:

(۱) اللہ تعالیٰ جزا۔ نے خیر دے جلا الفرائد شرح دیوان الحماسہ کے مؤلف کو جنہوں نے ایک اہم ضرورت کو پورا کر دیا۔۔۔ یہ ایک جامع شرح جو قدیم شروحات کے تمام فوائد پر مشتمل ہونے کے ساتھ ساتھ مزید فوائد کا گنجیہ ہے۔ (ماہنامہ ”الحسن“ اگست ۲۰۰۹ء لاہور)

(۲) عربی ذوق رکھنے والے علماء و طلباء کیلئے یہ کتاب نعمت غیر مترقبہ سے کم نہیں۔ (”بینات“ کراچی، رجب ۱۴۳۰ھ)

(۳) ”زیر نظر کتاب، دیوان حماسہ کی عربی شرح ہے اس میں عربی متن لال روشنائی کے ساتھ لکھنے کے بعد اشعار کی لغوی، صرفی اور نحوی تحقیق کی گئی ہے اور عربی میں اشعار کا مطلب بیان کیا گیا ہے ساتھ ساتھ حاشیے میں اشعار کا ہامحاورہ اردو۔ ترجمہ بھی لکھ دیا گیا ہے اس طرح یہ ایک اچھی شرح تیار ہو گئی ہے اس کا مطالعہ ان شاء اللہ اساتذہ و طلبہ دونوں کیلئے مفید ہوگا۔ (”البلاغ“ کراچی ربیع الثانی ۱۴۳۰ھ)

(۱) ماہنامہ الحق کہ تبصرہ نگار تبصرہ و تعارف میں تحریر فرماتے ہیں ”زیر تبصرہ کتاب، ہمارے محترم دوست مولانا فیض الرحمن حقانی، مدرس جامعہ دہلویہ العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کی تالیف کردہ دیوان حماسہ کی شرح مسمی بہ ”جلاء الفرائد“ دیوان ابی تمام کے باب الحماسہ کی بہترین اور جامع عربی شرح ہے۔۔۔۔۔۔ فی زمانہ جبکہ طلباء مدارس یہی اپنی سہل انگاری اور نکاسل کی وجہ سے عربی شرح کی طرف توجہ نہیں دیتے اور عمومی طور پر اردو حواشی اور شرواح پر اکتفا کرتے ہیں جو کہ بہت بڑا علمی نقصان ہے۔ مؤلف نے انتہائی آسان اور عام فہم انداز میں اشعار کی عربی بیان میں ایسی تشریح کی ہے کہ

اس کے بعد اردو میں شرح و تفصیل کی ضرورت باقی نہیں رہتی ("الحق"، دسمبر ۸۰ء)۔

(۲) استاد محترم حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہ کتاب کی تعارف میں یوں رقمطراز ہیں:

شیخ الادب حضرت مولانا فیض الرحمن حقانی، جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے فاضل اور اپنی مادر علمی کی آغوش میں اور اسی کے سایہ رحمت تلے مدرس بھی ہیں۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا مسیح الحق صاحب مدظلہ کی خصوصی توجہ اور سرپرستی انہیں حاصل ہے، درجہ تکمیل کے ساتھ ساتھ درجات عالیہ میں بھی پڑھاتے ہیں۔ جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے اکابر و مشائخ اساتذہ کرام کی توجہ و عنایت کے پیش نظر "جلاء الفرائد شرح دیوان الحماسہ" لکھنے میں کامیاب ہو گئے، جو عربی ادب کی بلند معیاری و عظیم ترین شہ کار تاریخی کارنامہ ہے، نیل الفرائد کے نام سے مولانا نے حاشیہ میں ہر شعر کا اردو میں سلیس اور با محاورہ ترجمہ بھی نقل کر دیا ہے۔ کتاب جب سے میرے ہاتھ میں آئی تب سے تہمید قلب و نظربینی ہوئی ہے یہ جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے تالیفی، تصنیفی اور اشاعتی کارناموں میں یادگار عظیم پیش کش ہے جسے علمی، ادبی اور تدریسی حلقوں میں پذیرائی ملے گی۔ "القاسم" جنوری ۰۹ء

کتاب پر دارالعلوم حقانیہ کے مشائخ و اساتذہ کے تقریظات کے علاوہ دیگر اکابر علماء کے تائیدات و تصدیقات بھی ثبت ہیں۔

(۲) الہام الباری فی تسہیل القطبی: مولانا موصوف کو اللہ کریم نے معقولات میں ید طولی عطا فرمایا ہے علم منطق اور فلسفہ تو آپ کے پسندیدہ مضامین ہیں آپ نے علم منطق کے بعض اصطلاحات کو سوا و وجواب کے صورت میں جمع کیا تو بعض خاندانہ نے حضرت کو اس پر مجبور کیا کہ اس نچ پرایک کتاب تالیف ہونی چاہئے مولانا ان کے ذوق اور اشتیاق کے پیش نظر رج ذیل خصوصیات پر مبنی شرح "الہام الباری فی تسہیل القطبی" مرتب کی۔

(۱) فن منطق کے بنیادی تصورات کو ایسے مرتب انداز میں پیش کئے گئے ہیں کہ ہر قسم کے طلبہ کا ذہن نہ صرف یہ بآسانی ان کو سمجھ لیتا ہے بلکہ ذہن میں راسخ بھی ہو جاتا ہے۔ (۲) تمام امتحانی جگہوں پر فہرست میں ستارے کا نشان لگایا گیا ہے اور طویل مباحث کا خلاصہ بصورت جدول پیش کیا گیا ہے۔ (۳) ابتدائی چند مباحث جو بطور تہمید ذکر کر گئے ہیں مشکل ہونے کی وجہ سے حاشیہ پر اس کی اردو میں تشریح کی گئی ہے تاکہ طلبہ کو سمجھنے میں پریشانی نہ ہو۔ (۴) وہ مباحث جن کی تفصیلات کتب درسیہ میں نہیں ہیں اور مطولات کے حوالہ کی گئی ہیں ان کی تفصیلات بقدر حاجت مطولات سے نقل کی گئی ہیں۔ (۵) خطیبی و شرح تہذیب کے تقریباً تمام مباحث منطقہ کا استقصاء کیا گیا ہے لہذا درجہ ثالثہ و رابعہ دونوں درجوں کے طلبہ کیلئے یکساں مفید ہے (۶) پوری کتاب میں عموماً اور مباحث محکوس و قیاس میں خصوصاً عام مناظرہ کے طرز سے بحث کر الفاظ اصطلاحیہ (رج، ب، کے) بجائے حقیقی مثالوں کو درج کیا گیا ہے اس وجہ سے ان مباحث کے انہام و تفہیم میں نہ طلبہ پر غلط آئے گا اور نہ اس سے استہانت محسوس ہوگی۔ (۷) بحث السوجہات میں نسبت الموجہات کی مشکل ترین مسائل کو بڑی تفصیل کے ساتھ حل کئے گئے ہیں۔ (۸) مزید سے مباحث فیغیہ جو کہ کتب منطق میں علماء

ضمن بیان کرتے ہیں انکو تفہیل سے ذکر کیا ہے۔ (۹) تمام مشکل جگہوں پر اعراب کا اہتمام کیا گیا ہے اور مشکل الفاظ کی وضاحت کی گئی ہے (۱۰) غرض یہ تسہیل تمام طلبہ اور فضلاء کیلئے مفید ہے خصوصاً قطبی پڑھنے والوں کیلئے تریاق ہے۔

(۳) شرح مقامات و عربی: مقامات حریری عربی ادب کی شہرہ آفاق کتاب ہے اور مدتوں سے مدارس میں متداول چلی آ رہی ہے جس کی وجہ سے مدارس عربیہ کی ملک گیر تنظیم وفاق المدارس العربیہ پاکستان نے اس اہم کتاب کو شامل نصاب کیا۔۔۔ عربی ادب خواہ منظوم ہو یا منثور اس کی اہمیت اور افادیت سے انکار ممکن نہیں اس۔۔۔ نے ہمارے اکابرین نے اس کی تعلیم و تعلم پر بھرپور توجہ دی۔

مقامات حریری کے اب تک کئی شروحات مختلف زبانوں میں منظر عام پر آئی ہیں اور سلسلہ تازہ جاری و ساری ہے حضرت مولانا فیض الرحمن حقانی نے بھی اپنے مفرد انداز میں مقامات حریری کی مبسوط و مفصل شرح لکھی ہے جو آپ کے دیگر شروحات کی طرح بہت سے خصوصیات کی حامل ہے۔۔۔ اللہ تعالیٰ مولانا کے قلم و قدم میں مزید برکت عطا فرمادیں یقیناً مولانا کے تمام تصنیفی، تالیفی اور تدریسی خدمات اپنے مادر علمی سے وابستہ گما اور اپنے اساتذہ و مشائخ سے تعلق و محبت اور ان کے مسلک و مشرب پر قائم رہنے کی مہموں منت ہے۔

دین حق کے ابلاغ کیلئے الیکٹرانک میڈیا کے جواز میں دنیا کی پہلی کتاب

کفر کی سر زمین میں اسلام کا جھنڈا گاڑنے کیلئے

ابلاغ حق

ایک نئے دور کا عربی ادب کی تاریخ

عرب و عجم کے عظیم علماء کے

فقہاء و ائمہ کے آراء و نظریات

لکھنے والے

مولانا عبدالرشید انصاری

مفتی جلیل احمد نقوی رحمہ اللہ، امام الحرمین عبدالرحمن السدیس، وکٹوریہ سعید احمد عنایت اللہ، مولانا ڈاکٹر احمد علی سراج، حضرت ثار احمدی، مولانا سید ارشد مدنی، مولانا محمد سالم قاسمی، مفتی محمد رفیع حقانی، مفتی محمد تقی حقانی، مولانا عبدالرشید انصاری، مولانا سید محمد شاہد سہارنپوری، ماسٹر تاج الدین انصاری مرحوم، مولانا عبدالقیوم حقانی، مولانا محمد اسلم شیخ پوری، مولانا محمد زاہد قاری محمد حنیف جالندھری، مولانا عبدالرؤف فاروقی، پروینسر و قارا احمد رسوئی، مشہود مفتی، مولانا مفتی ظفر اقبال، نیر ماہر مشتاق

208 صفحات

قیمت ۲۰۰ روپے

۶۴۱-۸۵۵۵۳۸۴
۰۳۰۸-۲۱۶۲۵۹۳

العقیدہ 566/8 حضرة علي رضى الله عنه وآلہ کرامہ و ائمہ کبارہ